NaSBi

دربار معاویہ میں امام حسن علیہ اسلام کو آگ کا انگارہ بولاگیا بولنے والے کو انعام سے نوازہ !

بلوچ
@live.wallpa

تحریر: بلوچ خان

ترتیب: بلوچ خان

ناشر تحفظ عقائد اہل سنت

روایت ابوداود 4131 پر ناصبیوں کی خیانتوں کا رد !

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

روایت ابوداود 4131 کی تصحیح تمام اعتراضات کہ جواب :۔

{ تحقیق بلوچ خان }

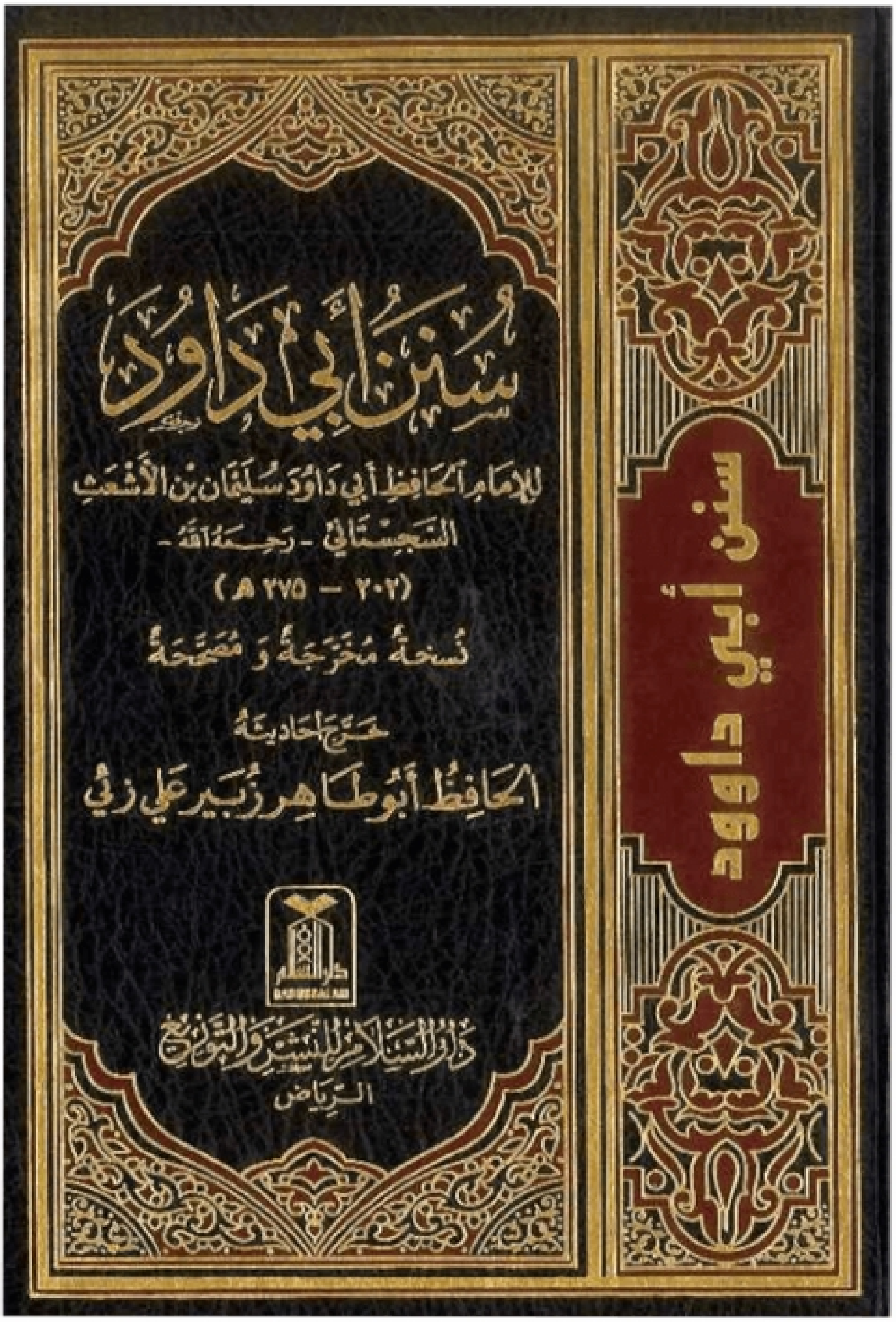
سُنَنُ أَبِي دَاوُدَ
للإمام الحافظ أبي داود سليمان بن الأشعث
السجستاني - رحمه الله -
(٢٠٢ - ٢٧٥ هـ)
نسخة مخرجة و مصححة
خرج أحاديثه
الحافظ أبو طاهر زبير علي زئي
دار السلام للنشر والتوزيع
الرياض
سنن أبي داود

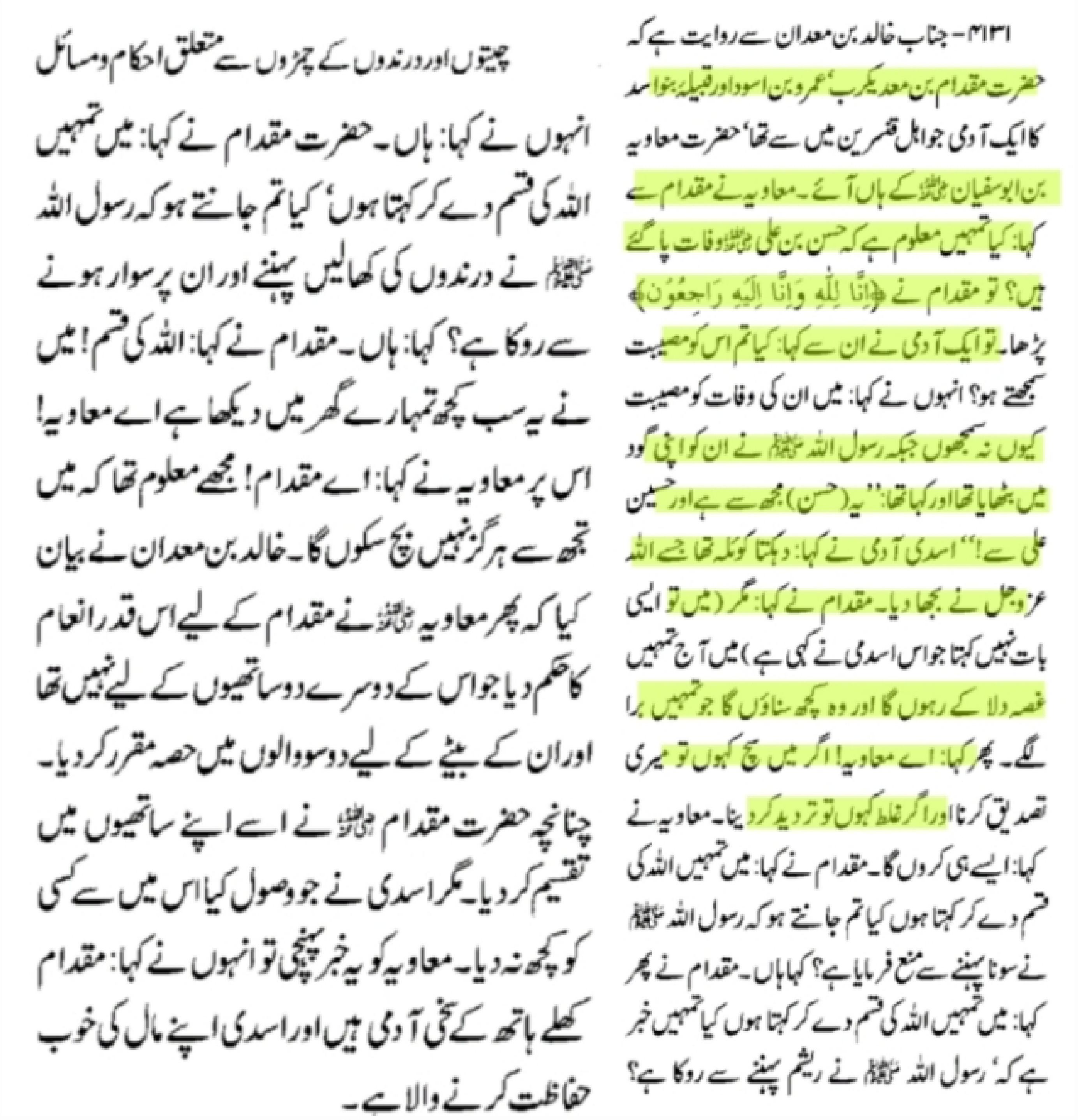

۴۱۳۱- جناب خالد بن معدان سے روایت ہے کہ حضرت مقدام بن معدیکرب، عمرو بن اسود اور قبیلہ بنو اسد کا ایک آدمی جو اہل قنسرین میں سے تھا، حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے ہاں آئے۔ معاویہ نے مقدام سے کہا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ وفات پا گئے ہیں؟ تو مقدام نے ﴿إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ﴾ پڑھا۔ تو ایک آدمی نے ان سے کہا: کیا تم اس کو مصیبت سمجھتے ہو؟ انہوں نے کہا: میں ان کی وفات کو مصیبت کیوں نہ سمجھوں جبکہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو اپنی گود میں بٹھایا تھا اور کہا تھا: ''یہ (حسن) مجھ سے ہے اور حسین علی سے!'' اسدی آدمی نے کہا: دہکتا کوئلہ تھا جسے اللہ عزوجل نے بجھا دیا۔ مقدام نے کہا: مگر (میں تو ایسی بات نہیں کہتا جو اس اسدی نے کہی ہے) میں آج تمہیں غصہ دلا کے رہوں گا اور وہ کچھ سناؤں گا جو تمہیں برا لگے۔ پھر کہا: اے معاویہ! اگر میں سچ کہوں تو میری تصدیق کرنا اور اگر غلط کہوں تو تردید کر دینا۔ معاویہ نے کہا: ایسے ہی کروں گا۔ مقدام نے کہا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے سونا پہننے سے منع فرمایا ہے؟ کہا ہاں۔ مقدام نے پھر کہا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں کیا تمہیں خبر ہے کہ، رسول اللہ ﷺ نے ریشم پہننے سے روکا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ حضرت مقدام نے کہا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے درندوں کی کھالیں پہننے اور ان پر سوار ہونے سے روکا ہے؟ کہا: ہاں۔ مقدام نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے یہ سب کچھ تمہارے گھر میں دیکھا ہے اے معاویہ! اس پر معاویہ نے کہا: اے مقدام! مجھے معلوم تھا کہ میں تجھ سے ہرگز نہیں بچ سکوں گا۔ خالد بن معدان نے بیان کیا کہ پھر معاویہ رضی اللہ عنہ نے مقدام کے لیے اس قدر انعام کا حکم دیا جو اس کے دوسرے دو ساتھیوں کے لیے نہیں تھا اور ان کے بیٹے کے لیے دو سو والوں میں حصہ مقرر کر دیا۔ چنانچہ حضرت مقدام رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے ساتھیوں میں تقسیم کر دیا۔ مگر اسدی نے جو وصول کیا اس میں سے کسی کو کچھ نہ دیا۔ معاویہ کو یہ خبر پہنچی تو انہوں نے کہا: مقدام کھلے ہاتھ کے سخی آدمی ہیں اور اسدی اپنے مال کی خوب حفاظت کرنے والا ہے۔

اس حدیث نے ناصبیوں کے دل جلا ڈالے یہ حدیث ناصبیوں کو خضم نہیں ہوتی اور اس حدیث پر صرف ایک اعتراض پیش کیا جاتا ہے کہ اس حدیث کا راوی بقیہ بن ولید تدلیس تسویہ کرتا تھا جب تک پوری سند میں حدثنا نہ کہے گا سند ضعیف ہی رہی گی صرف اپنے شیخ سے سماع کافی نہیں :۔ نواصب جو حوالہ پیش کرتے ہیں جن محدثین سے اس میں بنیادی حوالہ ابن ابی حاتم کا ہی ہے باقی جس نے بھی بقیہ بن ولید کو تدلیس تسویہ کا مرتقب کہا ہے انہی کی ہی تقلید کی ہے اور ان ہی کا ہی قول نکل کیا ہے خود سے کوئی دلیل پیش نہیں کی!

اب ہم ابن ابی حاتم کہ قول کا رد کرتے ہیں کیوں کہ باقی نے انکی ھی تقلید کی!

جن محدثین نے بقیہ بن ولید تدلیس تسویہ سے بری مانا ھے ان کہ نام مندرجہ ذیل ہیں :۔

(1)شیخ زبیر علی زئی صاحب
(2)شیخ البانی صاحب
(3)محمد اشرف سندھو صاحب
(4)ارشاد الحق اثری
(5)مفتی تقی عثمانی

5 علامه عراقی ____6 امام هیثمی
____ 7علامه زیلی ____8علامه
کشمیری____9امام بخاری____10علامه
احمد شاکر____11امام ذهبی_____12امام
حاکم نیشاپوری_____13امام
نسائی_____14امام ترمذی_____15علامه
ابن عبدالهادی_____16امام
نووی____17علامه ابن صلاح_____18علامه
منذری_____19امام ابو بصیر
ائمه احناف_____20ائمه اهل
حدیث_____21غلام مصطفیٰ ظهیر امن
پوری______22امام مسلم______23شیخ
ابن عدی_____24امام سیوطی______25
علامه ابن ترکمانی حنفی______ 26
جمهور محدثین

اس حدیث کو دور حاظر کہ دو بڑے محدث شیخ زبیر علی زئی اور شیخ البانی صحیح کہتے ہیں۔ اشیخ زبیر علی زئی تحت حدیث ابو داود 4131 حسن دارالاسلام ۔ علامہ البانی صحیح] ہمارے علم کہ مطابق اہل سنت کہ کسی بڑے مقدمین میں سے کسی نے اس حدیث کو ضعیف نہیں کہا مگر غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری کو اس حدیث میں ضوف مل گیا جو بارہ سو سال میں کسی کو نہیں ملا اعتراض کرتے ہیں کہ بقیہ بن ولید تدلیس تسویہ کرتا تھا جب تک پوری سند میں حدثنا نہ کہے دے سماع ثابت نہ کردے سند ضعیف ہی رہے گی پہلے بقیہ کا اپنے شیخ سے سماع ثابت کرتے ہیں پھر تدلیس تسویہ کا رد کریں گہ ۔۔۔ اپکہ استاد شیخ زبیر علی زئی نے لکھا ہے بقیہ بن ولید کہ بحیر بن سعد سے روایت سماع پر مہمول ہوتی ہے :۔

فضائل صحابہ صفحہ 95 مکتبہ اسلامیہ]

شیخ البانی کا بھی یہی موقف تھا کہ بقیہ بن الولید کی بحیر بن سعد سے روایت سماع پر محمول ہوتی ہے اس لیے اس حدیث کو صحیح کہا اور یہی بات ۔۔۔ شیخ الاسلام ابن تیمہ کہ شاگر علامہ ابن عبدالہادی نے لکھی ہے تعلیقۃ العلل ابن ابی حاتم میں ۔

اور مسند احمد میں بقیہ بن ولید نے سماع کی تصریح کر رکھی ہے حدیث دیکھیں۔

حد منا حیوۃ بن شریح حدثنا بقیۃ حدثنا بَحِیرُ بْنَ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ وَقَدَ الْمِقْدَامُ بْنَ مَعْدِي كَرِبَ وَعَمْرُو بْنَ الْأَسْوَدِ إِلَى معاویۃ:۔

ایک مرتبہ حضرت مقدام اور عمرو بن اسود یہ حضرت امیر معاویہ کا ان کے پاس گئے ، حضرت معاویہ نے حضرت مقدام منہ سے پوچھا کہ کیا آپ کے علم میں ہے کہ حضرت امام حسن علیہ اسلام فوت ہو گئے ہیں؟ یہ سنتے ہی حضرت مقدام بھی نہ ے اناللہ وانا الیہ راجعون " کہا، حضرت معاویہ نے پوچھا کہ کیا آپ اسے عظیم مصیبت سمجھتے ہیں ؟ انہوں نے فرمایا میں اسے مصیبت کیوں نہ سمجھوں؟ جبکہ نبی علیہ نے انہیں اپنی گود میں بٹھا کر فرمایا تھا کہ یہ مجھ سے ہے اور حسین علی سے۔

{ مسند اللہ 17321 مکتبہ رحمانیہ }

اب اسکا جواب دیکھیں کیا بقیہ بن الولید تدلیس تسویہ کرتا تھا :۔ اس میں جو قول ہے وہ صرف ابن ابی حاتم کا ہے باقی ابن حجر اور بہت سے علماء نے اسی کو نقل کیا ہے خود سے کوئی دلیل نہیں دی امام ابن ابی حاتم کے اس قول (وکان بقیۃ من أفعل الناس لہذا) بنیادی وجہ وہ روایت ہے جو انہوں نے نقل کی ہے جس میں امام ابن ابی حاتم کے مطابق ایک متروک راوی "اسحاق بن فروۃ" کو عبید اللہ بن عمرو اور نافع کے درمیان سے ساقط کر دیا ہے اس بنا پر امام ابن ابی حاتم نے بقیہ بن الولید کی پر یہ قول نقل کیا ہے تو ہم اسی امام ابن ابی حاتم کہ قول کا رد کر دیتے ہیں اور باقی جس نے بھی بقیہ کو تدلیس تسویہ کرنے والا کہا ہے انہی کی ہی تقلید کی ہے دلیل کہ طور پر کوئی سند یا روایت نقل نہیں کی بس امام حاتم کی تقلید کی ہماری معلومات کے مطابق بقیہ بن الولید پر رواى کو ساقط کرنا امام ابن ابی حاتم کا وہم ہے کیونکہ جس روایت کی بنیاد پر انہوں نے یہ بات کہی ہے اس روایت کی دوسری سند میں بقیہ بن الولید نے اسحاق بن ابی فروۃ کو ساقط نہیں کیا ہے روایت پیش ہے اگر بقیہ تدلیس تسویہ کرتا تو ادھر بھی راوی کو ساقط کرتا روایت پیش ہے ۔

علي النيسابوري، قال: حدثنا محمد بن المسيب أبو عبدالله، قال: حدثنا موسى بن سليمان قال حدثنا بقية، قال حدثنا عبيد الله بن عمرو عن إسحاق بن عبدالله بن أبي فزوة من نافع عن ابن عمر قال: قال النبي لا تعجبوا بإسلام ، امرى، حتى تعرفوا عقدة علله) ...

{. تاریخ بغداد جلد 15 صفحہ 91. }

اس روایت میں واضع موجود ہے کہ بقیہ بن الولید نے اسحاق بن ابی فروۃ کو ساقط نہیں کیا ہے بلکہ اس سے روایت کو نقل کیا ہے اگر بقیۃ بن الولید تدلیس تسویہ کا مرتکب ہوتا اور اپنی مرویات میں متروک روای کو گراتا تھا تو وہ یہاں بھی اس کو بیان نہیں کرتا چنانچہ اسی پر تبصرہ کرتے ہوئے شیخ البانی نے رقمطراز ہیں۔

من أن استدلال أبي حاتم برواية إسحاق بن راهويه عن بقية- إن كانت محفوظة - لا تنهض بذلك: لأن فيها تصريح أبي وهب - شيخ بقية بالتحديث عن نافع، وكذلك صرح بقية بالتحديث عن أبي وهب، فهي رواية مسلسلة بالتحديث، فأين التدليس المدعى ؟ ! والمدلس إذا أسقط الإسناد راوياً - سواء كان شيخه او شيخ شيخه - رواه بصيغة توهم السماع؛ كأن يقيل : قال فلان، أو عن فلان و نحوه. فلو قال مكان ذلك سمعت أو: حدثني ، أو نحو ذلك مما هو صريح في الاتصال؛ كان كذباً، وسقطت به عدالته ، وبقية صد ولى اتفاقاً، وقد قال أبو زرعة : " ما لبقية عيب إلا كثرة روايته عن المجهولين، فأما الصدق فلا يؤتى من الصدق، وإذا حدث عن الثقات فهوثقة"، كما رواه عنه ابن أبي حاتم (435/1/1) .. وتقدم نحوه عن يعقوب الفسوي و لذلك، اضطر أبو حاتم إلى توهيم الإمام إسحاق بن راهويه في الإسناد: حدثنا نافع ؛ لتصوره الانقطاع بين أبي وهب ونافع الناتج من إسقاط بقية

لابن أبي فروة من بينهما ! وإذا جاز مثل هذا التوهيم منه، أفلا يجوز لغيره أن يقول لعل الإسقاط المذكور كان من أبي حاتم مجرد دعوى؛ فإن بقية قد ذكر ابن أبي فروة في إسناد الحديث كما تقدم في روايت موسى بن سليمان، على ما فيها من الكلام الذي سبق بيانه؟ دعلى افتراض سقوطه في رواية ابن راهويه عن بقية؛ فليس هناک دليل على أنه كان مقصوداً من بقية، فيمكن أن يكون وهما منه كما تقدم مثله في أول هذا التخريج من منصور بن صقير، وذلک لا يبرر اتهامه بتدليس التسوية كما لا يخفى على الناقد البصير بهذا الفن الشريف، بل ويمكن أن يكون الإسقاط المدعى من غير بقية؛ فقد أشار إلى ذلک الحافظ في "النكت على ابن الصلاح"، فقال (2) / (622) تنبيه آخر ذكر شيخنا ممن عرف بالتسوية جماعة وفاته أن ابن حبان "1". "قال في ترجمة بقية: إن أصحابه كانوا يسوون

حدیثہ سلسلہ احادیث الضعیفۃ تحت رقم (5557)

شیخ البانی نے یہ واضح کیا کہ اگر بقیۃ بن الولید تدلیس تسویہ کرتا تو اس نے دوسری سند سے بھی اسی راوی کو ساقط کردینا تھا امام ابن ابی حاتم نے اسحاق بن راھویہ والی روایت سے یہ تصور کر لیا جبکہ اس کا امکان ہے کہ بقیہ کی بیان کردہ روایات میں راوی کو ساقط بقیۃ بن الولید کو کوئی اور ساقط کرتا ہو جس کا اشارہ حافظ نے النکت میں دیاہے کہ بقیہ کے ترجمہ میں ابن حبان نے یہ نقل کیاہے کہ بقیہ کے ساتھی راوی کو ساقط کر دیا کرتے تھے۔

یہ جب سنن ابوداود عربی میں مختلف مکتبوں سے ناشر ہوئی تو مجموئی

علماء نے اس حدیث پر صحیح کا حکم لگایا دیکھیں !

page___7

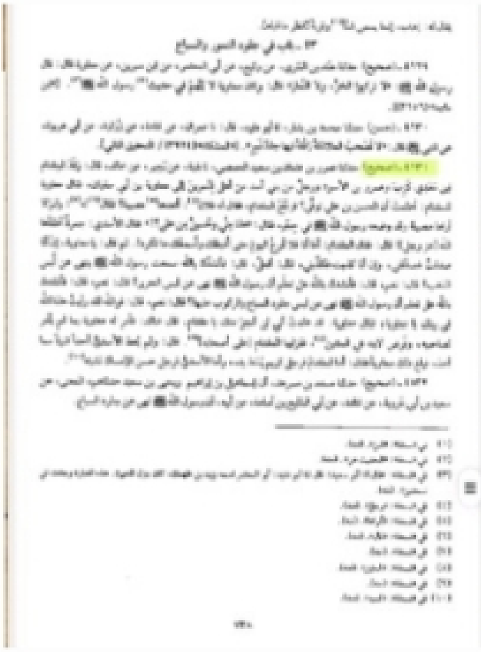

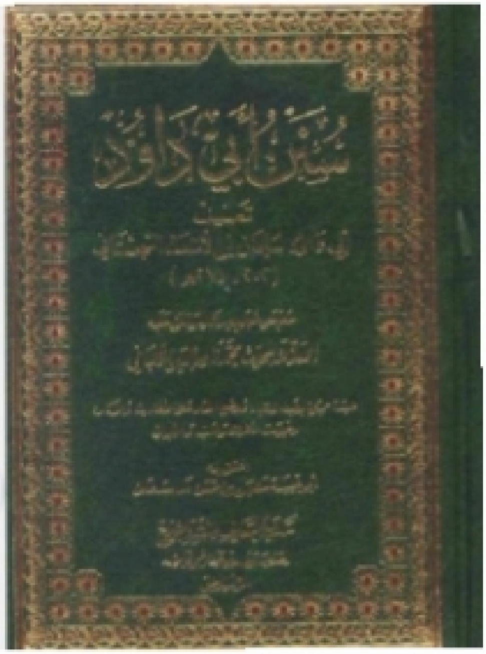
سنن أبي داود

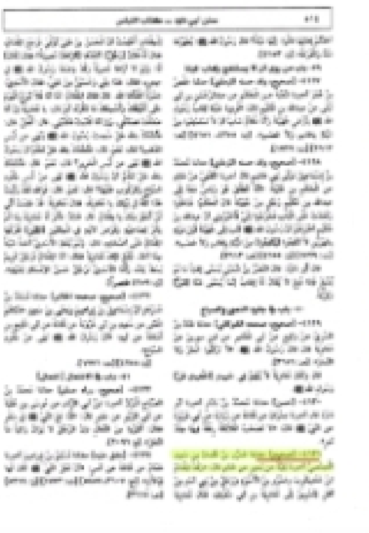

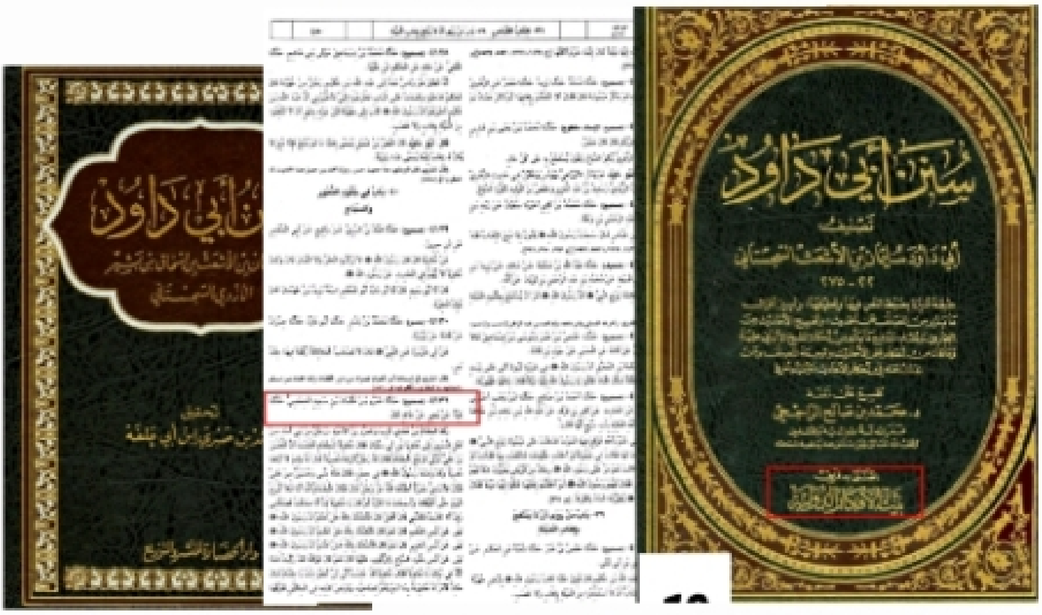
سنن أبي داود
سنن أبي داود

ائمہ نواصب سے گزارش ہے کہ پہلے ان تمام مکتبہ والوں سے تحکیم

سیٹ کروائیں جنھوں نے ابوداود 4131 کو صحیح کہا !

جدید محققین مثلاً شیخ محمد ناصر الدین الالبانی رحمہ اللہ نے بقیہ کی مصرح بالسماع والی روایتوں کو صحیح قرار دیا ہے۔

جناب عبد الرؤف بن عبد المنان بن حکیم محمد اشرف سندھو صاحب ایک روایت کے بارے میں لکھتے ہیں کہ :

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي مُغِيرَةُ الضَّبِّيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ"

اس کی سند بقیہ بن الولید کی وجہ سے حسن درجے کی ہے جس سند کو سندھو صاحب نے حسن کہاہے وہ سند بھی مسلسل بل سماع نہیں ہے :۔

{ القول المقبول صفحہ 640 }

ثابت ہواکہ سندھو صاحب بھی بقیہ پر تدلیس تسویہ والے الزام کو نہیں مانتے ورنہ اس عن عن والی سند کو صحیح نہ کہتے :۔

پاکستان کے مشہور محقق اور اہل حدیث کے نامور عالم مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ نے بقیہ بن الولید کا زبردست دفاع کرتے ہوئے لکھا ہے کہ : یہ اس بات کا قوی ثبوت ہے کہ جمہور کے تزدیک و ثقہ ہے جب سماع کی صراحت کرے تو قابل حجت ہے۔ بالخصوص جب کہ شامی شیوخ سے روایت کرے :۔

{ توضیح الاکلام صفحہ 299 }

ارشاد الحق اثری سے بھی ہم نے ثابت کردیا کہ بقیہ کی سماع والی حدیث صحیح ہوتی ہے اور ابو داود والی حدیث کا سماع مسند احمد میں مجود ہے لہذا اس حدیث کی سند کو ہم نے اہل حدیث کہ نام ور عالم سے صحیح ثابت کر دیا جن کہ سامنے ان یوٹیبر مولویں کی کوئی حصیت نہیں ۔

اس طرح علامہ عثمانی نے بھی ایک سند کو حسن قرار دیا ہے جس میں بقیہ ہے اور سند مسلسل بل سماع نہیں لہذا ثابت ہوا علامہ عثمانی بھی بقیہ بن الولید کہ تدلیس تسویہ سے بری مانتے ہیں ۔

{ اعلا السنن جلد 1 صفحہ 211 }

علامہ عراقی حدیث (حسن مجھ سے ہے اور حسین علی سے ہے) یہ وہی حدیث ہے جو ابوداود میں 4131 نمبر پر ہے اس کہ متعلق فرماتے ہیں سندہ جید

{ فیض القدر جلد ۳ ص ۴۱۵ }

اور بقیہ نے مسلسل سماع کی تسریح نہیں کی لہذا ثابت ہوا علامہ عراقی بھی بقیہ کو تدلیس تسویہ سے بری مانتے ہیں انکے سامنے غلام یزید امن پوری کہ بڑوں کی بھی کوئی اوقات نہیں :۔

علامہ نووی علامہ ابن صلاح علامہ منذری نے اسکی حدیث کو حسن کہا ہے جو مسلسل بل سماع نہیں۔ { نصب الرایہ جلد 1ص 46 }

لہذا ثابت ہوا یہ بھی بقیہ پر تدلیس تسویہ کہ الزام کو نہیں مانتے۔

علامہ منذری لکھتے ہیں { ترغیب ج ۲ ص ۵۶۸ }

کہ جمہور کہ نزدیک ثقہ ہیں لیکن مدلس ہے یہ قول اس بات کا ثبوت ہے کہ جمہور بقیہ کو صرف عام سا مدلس مانتے ہیں جنکے سماع والی حدیث صحیح ہوتی ہے اور بقیہ نے ابوداود والی حدیث کی سماع کی تسریح مسند احمد میں کر رکھی ہے لہذا یہ حدیث بھی جمہور کہ نزدیک صحیح ہو گی ہے۔

علامہ ہیثمی لکھتے ہیں بقیہ بن ولید ثقہ مدلس ہے ۔

{ مجمع الزوائد ج ۳ ص ۷۵ }

لہذا ثابت ہوا ام ہیثمی بھی بقیہ کو عام سا مدلس مانتے ہیں جنکی سماع والی حدیث صحیح ہوتی ہے اس طرح ایک مسند احمد کی حدیث کہ بارے میں لکھتے ہیں رجال ثقات ۔

{ ج ۱۰ ص ۲۵۰ }

لہذا ثابت ہوا یہ بھی بقیہ کو تدلیس تسویہ سے بری مانتے ہیں۔

علامہ زیلی نے نصب الرایہ میں بھی یہی بات لکھی ہے کہ بقیہ صدوق ہے اور اس حدیث کی صراحت کی ہے اور مدلس صدوق جب سماع کی صراحت کرے تو تدلیس کا شبہ رفع ہو جاتا ہے۔

{ نصب الرایہ ج ۱ ص ۲۸ }

اب علامہ زیلی سے بھی تدلیس تسویہ کا رد کیوں کہ انہوں نے کہا سماع ثابت کرے یعنی جیسے عام مدلس سماع ثابت کرے تو حدیث صحیح ہوگی بقیہ کا بھی بھی معملہ ہے ۔

علامہ کشمیری فرماتے ہیں بقیہ مدلس ہے مواقیت نماز کی حدیث جو بواسط بقیہ ہے امام بخاری نے اسے صحیح کہا ہے جیساکہ التلخیص میں ہے جب وہ سماع کی صراحت کرے تو اسکی روایت قبول کی جائے گی۔

{ العرف الشذی }

امام بخاری نے بھی جس سند کو صحیح کہا ہے وہ مسلسل بل سماع نہیں لہذا امام بخاری سے بھی بقیہ کی تدلیس تسویہ کا رد کیوں کہ تدلیس تسویہ والے راوی کی وہی سند صحیح ہوتی ہے جو مسلسل بل سماع ہو اور علامہ کشمیری کہ مطابق بھی بقیہ ایک عام سا مدلس ہے جسکی سماع والی حدیث صحیح ہوتی ہے اپنے شیخ سے سماع کافی ہے

اور ابوداود ۴۱۳۱ کا سماع مجود ہے الحمدللہ۔

بقیہ کے بارے میں امام مسلم صحیح مسلم لکھتے ہیں۔

{ صحیح مسلم 43}

ابن قبراز نے کہا، میں نے وہب سے سنا، انھوں نے سفیان سے اور انھوں نے عبداللہ بن مبارک سے روایت کی، کہا: بقیہ زبان کے بچے ہیں لیکن وہ ہر آنے جانے والے (علم حدیث میں مہارت رکھنے والے اور نہ رکھنے والے ہر مشخص) سے حدیث لے لیتے ہیں۔

{ صحیح مسلم 80}

زکریا بن عدی نے کہا: مجھ سے ابو اسحاق فزاری نے کہا: بقیہ سے وہی احادیث لکھو جو اس نے معروف لوگوں سے روایت کی ہیں، وہ نہ لکھو جو اس نے غیر معروف لوگوں سے روایت کی ہیں اور اسماعیل بن عیاش سے، جو اس نے معروف لوگوں سے روایت کیں یا غیر معروف لوگوں سے، کچھ نہ لکھو۔

امام مسلم نے کسی جگہ پر بھی اسکی تدلیس التوسیہ کا ذکر نہیں کیا اور امام مسلم نے مسلم میں بقیہ سے ایک حدیث بھی لی ہے ۔

{ ٣٥١٤ صحیح مسلم }

وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ : حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ الْمُنْذِرِ : حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ : حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «مَنْ دُعِيَ إِلَى عُرْسٍ أَوْ نَحْوِهِ فَلْيُجِبْ .

اب اگر بقیہ بن ولید تدلیس التسویہ کرتا تھا تو صحیح مسلم کی اس سند میں بھی بقیہ بن ولید نے مسلسل سماع نہیں کیا حدثنا کہ اگے عن عن سے روایت کیا ہے اب غلام یزید غیرت کرے صحیح مسلم کی سند کو بھی ضعیف کہے جس کہ تمام حدیث صحیح ہیں پر شاہ ولی اللہ نے اجماع نقل کیا ہے امام مسلم بھی بقیہ کی تدلیس کو نہیں مانتے تھے ورنہ اس سند سے بقیہ کی حدیث نہ لیتے کیوں کہ تسویہ والے راوی کی مسلسل بل سماع سند ہی اور ٹھیک ہوتی ہے۔ ان لوگوں کا عقیدہ ہے کہ صحیحین میں جتنے بھی مدلسین کا عن عن ہے وہ سماع پر محمول ہوتا ہے تو ان سے عرض ہے کہ صحیح مسلم کی اس سند کا سماع ہمیں دیکھائیں جس میں بقیہ نے پوری سند میں حدثنا کہا ہو ورنہ اس سند کو بھی ضعیف ہی مانو۔

اور علامہ شیخ احمد شاکر بھی اس حدیث کو صحیح کہتے ہیں جو مقدام والی حدیث ہے ۔

{ مسند احمد 17123 تحکیم شیخ احمد شاکر }

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ شیخ احمد شاکر بھی بقیہ بن ولید کو تدلیس تسویہ سے بری مانتے ہیں۔

محمد بن مصفى : حدثنا بَقِيَّةُ عن بحير ، عن خالد بن معدان ، قال : وفد المقدام بن معدي كرب ، وعمرو بن الأسود ، ورجل من الأسد له صحبة إلى معاوية . فقال معاويةُ للمقدام : تُوفِّيَ الحسن ، فاسترجع . فقال : أتراها مصيبةً ؟ قال : ولِمَ لا ؟ وقد وضعَهُ رسول الله ﷺ في حجره وقال : هذا وحسين من علي . فقال للأسدي : ما تقول أنت ؟ قال : جمرة أطفئت . فقال المقدام : أنشدك الله ! هل سمعت رسول الله ﷺ ينهى عن لبس الذهب والحرير ، وعن جلود السباع والركوب عليها ؟ قال : نعم . قال : فوالله لقد رأيتُ هذا كُلَّه في بيتك فقال معاوية : عرفت أني لا أنجو منك

{ إسناده قوي }

{ سير اعلام النبلا جلد 3 صفحہ 158 }

اب امام ذھبی والی روایت کی سند میں بھی بقیہ نے مسلسل بل سماع نہیں کیا مگر امام ذھبی نے کہا اسناد ہو قوی معلوم ہوا امام ذھبی بھی بقیہ پر تدلیس التسویہ کو نہیں مانتے ورنہ سند کو قوی نہیں کہتے۔ اور حافظ ذہبی علم جرح تعدیل کا بہت بڑا امام ہے اہل حدیث تو اسکہ بہت حوالے دیتے ہیں یہ حوالہ ہم سے بھی لے لیں کہ بقیہ بن ولید کو حافظ ذہبی نے تدلیس تسویہ سے بری مانا ہے۔

أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، ثنا أَبُو الْأَحْوَصِ مُحَمَّدُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَاضِي، ثنا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، حَدَّثَنِي بَحِيرُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ أَبِي بَحْرِيَّةَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: «الْغَزْوُ غَزْوَانِ، فَأَمَّا مَنِ ابْتَغَى وَجْهَ اللَّهِ، وَأَطَاعَ الْإِمَامَ، وَأَنْفَقَ الْكَرِيمَةَ، وَيَاسَرَ الشَّرِيكَ، وَاجْتَنَبَ الْفَسَادَ، فَإِنَّ نَوْمَهُ وَنُبْهَهُ أَجْرٌ كُلُّهُ، وَأَمَّا مَنْ غَزَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَسُمْعَةً وَعَصَى الْإِمَامَ وَأَفْسَدَ فِي الْأَرْضِ، فَإِنَّهُ لَنْ يَرْجِعَ بِكَفَافٍ» هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

""

[التعليق - من تلخيص الذهبي] 2435 - على شرط مسلم۔

امام حکم نے جو سند لی ہے اس سند میں بھی بقیہ بن ولید نے مسلسل سماع کی تسریح نہیں کی مگر امام حاکم نے لکھا حدیث بخاری مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے امام حاکم بھی بقیہ بن ولید کی تدلیس التوسیہ کو نہیں مانتے تھے ورنہ سند کو بخاری مسلم کی شرط پر صحیح نہ کہتے ذہبی نے کہا قال في التخلیص فی شرط مسلم امام ذہبی سے بھی بقیہ بن ولید کی تدلیس التوسیہ کا رد کیوں کے سند میں مسلسل سماع نہیں ہے پوری سند میں حدثنا نہیں کہا اور تدلیس تسویہ والے راوی کو سند میں مسلسل سماع کرنا ہوتا ہے ورنہ سند ضعیف ہوتی ہے معلوم ہوا بقیہ تدلیس تسویہ سے برے ہے

بقیہ بن الولید کہ بارے میں امام نسائی کہتے ہیں کہ بقیہ بن ولید اگر کہے حدثنا یا حدثنی تو اس میں کوئی مسلہ نہیں ۔

{تاریخ بغداد جلد 7 صفحہ 629 }

امام نسائی کہتے ہیں بقیہ اگر حدثنا یا کہے حدثنی اس میں کو مسلہ نہیں۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ امام نسائی بھی بقیہ بن ولید کو تدلیس تسویہ سے بری مانتے ہیں کیوں کہ تدلیس تسویہ والی راوی کی صرف وہی سند صحیح ہوتی ہے جہاں پوری سند میں حدثنا کہے اور امام نسائی کہ مطابق بقیہ بن ولید صرف اپنے سے اوپر والے راوی سے سماع ثابت کر دے تو حدیث صحیح ہوگی امام نسائی نے بقیہ کو صرف عام سا مدلس لکھا جو ہم بھی مانتے ہیں جنکی حدثنا والی سند صحیح ہوتی ہے۔

اسی سند پر امام ترمزی نے بھی حدیث لی ہے دیکھیں۔

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ. عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو السُّلَمِيِّ، عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ، قَالَ: ۔

{ ترمذی 2676 }

امام ترمذی نے بھی بقیہ بن ولید کی سند نقل جس میں بقیہ نے مسلسل سماع کی تصریح نہیں کی مگر امام ترمذی نے حدیث کو حسن صحیح کہا ہے ثابت ہوا امام ترمذی بھی بقیہ پر تدلیس التسویہ والے الزام کو نہیں مانتے کیوں کہ سند مسلسل بل سماع نہیں ہے اور امام ترمذی نے لکھا حسن صحیح ہے۔

محدث العصر شیخ زبیر علی زئی صاحب نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ ابن حجر العسقلانی نے جو کہا ہے کہ بقیہ تدلیس تسویہ کرتا تھا یہ کوئی ثابت نہیں ہے اور شیخ البانی نے بھی اس پر مکمل بحث کی ہے ۔

{الفتح المبین فی تحقیق طبقات المدلسین صفحہ 136}

اور ابن تیمہ کہ شاگر ماحر محدث علامہ ابن عدالھادی بھی بقیہ بن ولید کو تدلیس تسویہ سے بری مانتے تھی اور لکھا ہے بقیہ بن ولید کی بحیر بن سعد سے روایت سماع پر محمول ہوتی ہے

{الفتح المبین تحقیق طبقات المدلسین صفحہ 136}

اہلحدیث کہ سب سے بڑے محدیث شیخ زبیر علی زئی نے بقیہ بن ولید کو تدلیس التوسیہ سے بری کرار دیا امام ذہبی اپنی میزان ال اعتدال میں لکھتے ہیں بقیہ جب ثقہ راوی سے حدیث نقل کرے تو ثقہ شمار ہوگا اور ابوداود 4131 ثقہ راوی بحیر بن سعد سے نقل کی امام ذہبی بھی مسلسل بل سماع کہ بغیر حدیث کو صحیح کہتے ہیں جو تدلیس تسویہ کہ رد پر دلیل ہے اور اگے جا کہ لکھا امام نسائی اور دیگر حضرات کا کہنا ہے جب یہ لفظ حدثنا یہ اخبرنا استعمال کرے تو ثقہ شمار ہو گا

اور بقیہ تدلیس التوسیہ سے بری ہے اس بات پر مظبوط دلیل یہ ہے کہ امام ذہبی فرماتے ہیں اور دیگر کئی حضرات کا کہنا ہے کہ بقیہ بن ولید تدلیس کرتا تھا اس لیے جب وہ عن استعمال کرے تو یہ حجت شمار نہ ہوگا یہ تو ہم بھی مانتے ہیں کہ بقیہ بن ولید مدلس ہے اور ابوداود والی حدیث کا سماع مسند احمد میں مجود ہے امام ذھبی نے بقیہ پر تدلیس تسویہ والے کسی قول کا ذکر نہیں کیا معلوم ہوا امام ذھبی بھی بقیہ کو تسویہ سے بری مانتے ہیں اور بقیہ پر جو قول تدلیس تسو یہ والے نقل کرتے ہیں وہ ذھبی سے بہت کم درجے کہ علم ہیں ذھبی کہ سامنے انکہ قول کی حسیت کچھ نہیں۔

{ میذان ال اعتدال جلد 2 صفحہ 80 }

شیخ ابن عدی فرماتے ہیں بقیہ بن ولید جب اہل شام سے روایت نقل کرے تو ثقہ شمار ہو گا اور نواصب کی بد قسمتی ابوداود 4131 اہل شام سے ہے۔

{ میذان ال اعتدال جلد 2 صفحہ 87 }

اسی طرح غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری بھی اپنی مطلب کی بات میں بقیہ بن ولید کی اس سند کو بھی حسن کہتے ہیں اور استدلال کرتے ہیں جو سند مسلسل بل سماع نہیں اگر بقیہ تدلیس تسویہ کرتا تھا تو تم نے کیوں اسکی اسی سند کو پیش کیا ہے جو مسلسل بل سماع نہی اور اس سے حجت قائم کی ہے میٹھا میٹھا حب جب کڑوا کڑوا تھو اپنے مطلب کی بات لیتے ہو اور جو تمہاری ناصبیت کہ خلاف ہوتی ہے اسے تدلیس تسویہ کا مرتکب بتا کہ رد کر دیتے ہیں ادہر تمہیں تدلیس تسویہ نظر نہیں آئی اور پوری سند میں حدثنا کہ بغیر حسن کہہ دیا۔

{تکبیرات عیدین میں رفع الیدین }(سنن ابی داؤد : 722 امتقی لابن الجارود : 178 والسیاق لہ، وسندہ حسن) اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ رکوع سے پہلے کہی جانے والی ہر تکبیر پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رفع الیدین فرماتے تھے ۔ تکبیرات عیدین بھی چونکہ رکوع سے پہلے ہوتی ہیں، لہذا ان میں رفع الیدین کرنا سنت نبوی سے ثابت ہے ۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحِمْصِيُّ، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ، عَنْ الزُّہْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ :۔

{ سنن ابوداود 722 }

یہ حدیث اس سند کہ ساتھ غلام مصطفیٰ ظہیر نے پیش کی انکی یہ

تحریر

{تکبیرات عیدین میں رفع الیدین کہ نام سے انٹرنیٹ پر دیکھی جاسکتی ہے }

یہ دیکھنے کہ باد آپ لوگوں کو سمجھ اگی ہوگی کہ بقیہ تدلیس تسویہ کرتا تھا اس بات میں کتنی حقیقت ہے کیوں کہ خود ایسی سند کو حجت بنا کر پیش کیا ہے جس میں بقیہ بن ولید ہے اور پور سند میں حدثنا نہیں کہا سماع کی تسریح نہین کی اور خود کہتے ہیں کہ ابوداود 4131 ضعیف ہے بقیہ بن ولید تدلیس تسویہ کرتا تھا جب تک پوری سند میں حدثنا نہ کہے سند ضعیف ہی رہی گی اور خود وہ سند پیش کی جس میں پوری سند میں حدثنا نہیں ہے یہ اپنی ناصبیت بچانے کہ لیے ان حربوں کا استعمال کرتے ہیں ۔

یہ حدیث دیکھیں :۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى، وَعُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الْوَصَّابِيُّ الْمَعْنَى، قَالَا: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ الْمُغِيرَةِ الضَّبِّيِّ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ:۔

page___24

اس حدیث کہ بارے میں محمد اشرف سندھو صاحب لکھتے ہیں اسکی سند بقیہ بن ولید کی وجہ سے حسن درجہ کی ہے۔۔ اور سند مسلسل بل سماع نہیں ثابت ہوتا ہے سندھو صاحب بقیہ بن ولید کو تدلیس تسویہ سے بری مانتے تھے۔۔

اگے لکھتے ہیں حاکم ذھبی اور ابو بصیر نے اسکو صحیح کہا ہے ۔

{مصباح الزجاجہ 466 }

امام حاکم نیشاپوری اور امام ذھبی سے تو ہم پہلے ہی دلائل دے چکے کہ وہ بقیہ بن ولید کو تدلیس تسویہ سے بری مانتے ہیں اس دلیل سے ثابت ہوتا ہے کہ امام ابو بصیر بھی بقیہ بن ولید کو تدلیس تسویہ سے بری مانتے ہیں۔ کیوں کہ تدلیس تسویہ والے راوی کی صرف وہی سند صحیح ہوتی ہے جہاں پوری سند میں حدثنا ہو سماع ثابت ہو اور جس سند کو ابو بصیر نے صحیح کہا اس میں بقیہ بن ولید عن عن سے روایت کیا جو اس بات کا ثبوت ہے کہ ابو بصیر بھی بقیہ کو تدلیس تسویہ سے بری مانتے ہیں۔

علامہ سیوطی :۔

لکھتے ہیں جب وہ (بقیہ بن ولید) شاہین سے روایت کرے تو اکثر علماء اسکی حدیث سے استدلال کرتے ہیں علامہ سیوطی کا یہ کلام

{ النکت البدیعات صفحہ 208 }

میں دیکھا جا سکتا ہے ۔

نیز لکھتے ہیں ائمہ کہ اقوال کی روشنی مین فیصلہ یہ ہے کہ بقیہ بن ولید فی نفسہ ثقہ ہے مگر مدلس ہے

{ الائی المغضوعہ جلد 1 صفحہ 259 }

علامہ سیوطی بھی بقیہ بن ولید کو عام مدلس مانتے ہیں جنکی سماع والی حدیث قابل حجت ہوتی ہے بقیہ بن ولید کی تدلیس تسویہ کا رد علامہ سیوطی سے بھی دیکھا دیا ۔

علامہ ابن ترکمانی حنفی :۔

بقیہ بن ولید صدوق ہے اور اس حدیث تحدیث سماع کی صرح کی ہے اور صدوق مدلس جب سماع کی صرحت کرے تو تدلیس کا شبہ مرتفع ہو جاتا ہے ۔

{ الجھور النقی صفحہ 147 نیز دیکھے جلد 1 صفحہ 343 }

علامہ ابن ترکمانی حنفی بھی بقیہ بن ولید کہ تدلیس تسویہ سے بری مانتے ہیں اور عام مدلس مانتے ہیں جسکا اپنے شیخ سے سماع کافی ہوتا ہے اور حدیث مقدام بن معدی کا اپنے شیخ سے

page___26

سماع مسند احمد میں مجود ہے لہذا اب یہ حدیث علامہ ترکمانی کہ مطابق بھی صحیح ہو گئی۔

اور اس طرح حنفی علماء بھی اس بات کا دفاع کرتے ہیں کہ بقیہ بن ولید تدلیس تسویہ سے بری ہیں اپنے مطلب کی حدیث میں کیوں کہ حنفیوں کہ مذہب کی تقویت میں ایک حدیث کا راوی بھی بقیہ بن ولید ہے اور اس حدیث کہ مطابق خون نکل آنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یہ حدیث الکامل فی ضعفاء الرجال میں مجود ہیں اور حنفیوں نے اپنے

رسالہ

{ دوماھی مجادلہ شمارہ 4 صفحہ 4 کا حاشیہ }

میں اس بات کا دفاع کیا ہے کہ بقیہ بن ولید تدلیس تسویہ سے بری ہے اور جب اپنے شیخ سے صرف سماع کرے جیسے عام مدلس کرتے ہیں تو حدیث قابل حجت ہے۔ حنفی اور اہل حدیث دونوں اپنے مطلب کی بات میں بقیہ بن ولید کا دفاع کرتے ہیں کہ بقیہ تدلیس تسویہ سے بری ہے لیکن جب ہم وہی سند ماموں جان کہ خیلاف پیش کریں تو انکو سند میں بقیہ بن ولید کی تدلیس تسویہ یاد آجاتی ہے 🤣🤣🤣

اس تحریر کو پڑ ھنے کہ باد آپ لوگوں کو سمجھ گیے ہو گے کہ مطلب کی بات میں یہ لوگ بقیہ بن ولید کو تدلیس تصویہ کا مرتکب نہیں مانتے جب انکی ناصبیت کہ خیلاف حدیث آئے تو علم رجال کو تختہ مشق بنا دیتے ہیں۔

اور الحمد للہ اس تحریر میں ہم نے جمہور کی رائے سے بقیہ بن ولید کو تدلیس تسویہ سے بری قرار دے دیا اور ابوداود کی حدیث بلکل صحیح ہے ۔

اب ابو یحییٰ نور پوری کہ تیسرے اعتراض کا جواب کہ بقیہ بن ولید کی اهل حمص سے روایت ضعیف هوتی هے :۔

========================

اس کہ اوپر ابو یحییٰ نور پوری نے کوئی دلیل نہیں دی ایک بات دماغ میں بیٹھا لیں کہ دلیل یہ نہیں ہوتی کہ فلاں محدث نے یہ کہا فلاں نے یہ کہا دلیل یہ ہوتی ہے کہ ابو یحییٰ نور پوری ہمیں ایسی اسناد پیش کرتا کہ یہ یہ روایات ہیں اور ان میں ثبوت ہے کہ اہل حمص صیغہ عن کی تمیز نہیں یہ دلیل ہوتی ہے اور تدلیس تسویہ کہ حوالہ سے بھی ہم رد کر چکے ہیں کہ صرف ابو حاتم نے دلیل دی کہ یہ سند ہے اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ بقیہ بن ولید تدلیس تسویہ کرتا تھا باقی اس نے جو دس حوالہ محدثین کہ نقل کیے ہیں کیا کسی ایک محدث نے بھی کوئی دلیل دی کہنے کو ابو یحییٰ نور پوری غیر مقلد ہے مگر یہاں بغیر دلیل والے محدثین کہ اقوال نقل کیے جنہوں نے کہا کہ کہا جاتا ہے بقیہ تدلیس تسویہ کی وجہ سے مشہور دے جناب کہا تو بہت کچھ جاتا ہے اپنے حوالہ پے دلیل دو نہ تدلیس تسویہ کہ حوالہ سے جو ایک دلیل تھی اسکا تو ہم رد کر چکے ہیں الحمدللہ !

ان لوگوں کہ پاس تیسرے اعتراض پر کوئی دلیل نہیں ہے مگر پھر بھی ہم اسکا جواب دے دیتے ہیں :۔

ان محدثین کا تزکرہ جو بقیه بن ولید کی حمصی راوی سے روایت کو صحیح کھتے هیں :۔

امام ذہبی بقیہ بن ولید کی حمصی راوی سے عن والی روایت کو صحیح کہتے ہیں

{المستدرک 2435 }

امام حاکم بھی بقیہ بن ولید کی حمصی راوی سے روایت کو صحیح کہتے ہیں ۔

{المستدرک 2435}

امام ترمذی بھی بقیہ بن ولید کی حمصی راوی سے عن والی روایت کو صحیح کہتے ہیں ۔

{ ترمذی 2676 }

شیخ ابن تیمہ کہ شاگر محدث علامہ ابن عبدالھادی بقیہ کی حمصی راویوں سے روایت کو جید کہتے ہیں۔

{ تعلیقۃ العلل ابن ابی حاتم صفحہ 157}

شیخ احمد شاکر بھی بقیہ بن ولید کی حمصی راوی سے عن والی روایت کو صحیح کہتے ہیں ۔

{ مسند احمد 17123 تخریج احمد شاکر }

اہل حدیث کہ نام ور اور مشہور محدث ارشاد الحق اثری بھی بقیہ بن ولید کی ایک حدیث کا دفاع کرتے ہیں اور سند کو صحیح کہتے ہیں جو حدیث حمصی راوی سے ہے ۔

{ توضیح الکلام صفحہ 299 }

اور خود غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری کی تحریر جس میں ایک حدیث ابوداود 722 کو حجت بنا کر پیش کیا اور سند کو حسن کہا چسکی سند میں حمصی راوی ہے حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحِمْصِيُّ۔

غلام مصطفیٰ ظہیر کی یہ تحریر نیٹ پر { تکبیرات عیدین میں رفع الیدین کہ نام سے دیکھی جا سگتی ہے }

اس پر بہت زیادہ دلائل مجود ہیں لیکن وہ تب پیش کریں گہ جب یہ ابو یحییٰ نورپوری دلیل کہ ساتھ ثابت کرے گا کہ بقیہ بن ولید کی حمصی راوی سے حدیث ضعیف ہوتی ہے میں ایک بار پھر بتا دوں کہ یہ دلیل نہیں ہوتی کو فلاں محدث نے کہا ضعیف ہوتی ہے فلاں نے کہا جب دلیل کہ ساتھ اور ثبوت کہ ساتھ وجہ بتا گیں تب دلیل ہو گی۔

اور اب اخر میں انکی پیش کردہ دلیل ہی ہم انہیں دیکھا دیتے ہیں کہ

(جامع التحصيل للعلائي، ص١٠٥)

بقیہ کی روایت کے مقبول ہونے کے لیے دو اور بھی شرطیں شیخ السعد نے ذکر کیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ معروف ثقہ راوی سے بیان کر رہا ہو اور شامی راویوں میں سے بحیر بن سعد اور محمد بن زیاد الشامی راویوں سے بیان کرتا ہو۔

تو عرض ہے ابوداود 4131 مشہور ثقہ راویوں سے ہے اور بحیر بن سعد سے ہے:۔ تو اپکی خود کی پیش کردہ دلیل سے ابوداود 4131 صحیح ثابت ہو جاتی ہے

مزید اعتراضات کہ لئے فیس بک پر رابطہ کریں !

اللہ ہم سب کو اہل بیت کا دفاع

کرنے کی توفیق عطاء فرمائے امین !

| B@LoCH |